



درس قرآن

تراث رحمانی در فوائد قرآنی

محمد اسماعیل امین

قال تعالى: ﴿فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ﴾ ﴿البقرة: ۳۶﴾ ”پھر شیطان نے ان دونوں (آدم و حوا) کو پھسلا کر لغزش میں مبتلا کر دیا پس انہیں اس (نعت و راحت) سے نکلوا کر چھوڑا جس میں وہ تھے اور ہم نے کہا کہ اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔“

آیت مبارکہ سے مستنبط فوائد:

فائدہ نمبر (۱) آیت مبارکہ میں اللہ کی نافرمانی اور گناہ کی بد انجامی پر واضح دلیل ہے۔ کسی بھی گناہ کو حقیر نہیں جانا چاہیے کیونکہ آدم علیہ السلام کے ایک گناہ نے اتنی بڑی نعمت کو قسمت میں بدل ڈالا۔ (الجزائری) اور انسان کو ایسے اعمال سے بچنا چاہیے جو خالق کی ناراضگی کا سبب ہوں۔ ان تمام کی حیثیت شجر ممنوعہ کی سی ہے۔ (الفرقان)

حضرت ابراہیم بن ادہم نے فرمایا ایک ہی دفعہ شجر ممنوعہ سے کھانے کی وجہ سے کتنی مصیبتوں اور پریشانیوں میں ہم مبتلا ہوئے ہیں۔ (البغوی) فخر الدین رازی کہتے ہیں ان آیتوں میں انسان کے لئے تمام گناہوں سے بہت سارے پہلوؤں سے بڑی تحذیر و تنبیہ ہے۔ یہ سوچنا چاہیے کہ ذرا سی لغزش پر حضرت آدم علیہ السلام کو کس قدر سزا ہوئی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا!

يا ناظر ابعينى راقداً وشاهد الأمر غير مشاهد

نصل الذنوب الى الذنوب وترتجى درج الجنان ونيل فوز العابد

انسيت ربك حين أخرج آدمها منها الى الدنيا بذنوب واحد

”اے سوئے ہوئے آنکھوں سے نکلنے کی باندھ کر دیکھنے والا اور حقیقی انجام سے بے خبر! تم گناہ پر گناہ کیے جاتے ہو اور عبادت گزار متقی جیسی کامیابی کے ساتھ جنت کے امیدوار بھی ہو! تو بھول گیا کہ تیرے رب نے تیرے باب آدم کو ایک گناہ کی وجہ سے جنت سے دنیا میں نکال دیا۔“

فتح الموصلی فرماتے ہیں ہم جنتی تھے، ابلیس کے بہکاوے میں آ کر دنیا کی قید میں پھنس گئے۔ اب سوائے رنج و غم کے یہاں ہمیں کیا ملتا ہے؟ اور یہ قید و بند اس وقت ٹوٹے گی جب ہم وہیں پہنچ جائیں جہاں سے نکالے گئے تھے۔

ان آیتوں میں تکبر، حرص اور حسد سے بھی ڈرایا گیا ہے۔ کیونکہ تکبر اور حسد نے شیطان کو ہلاک کیا۔ پھر حسد کی وجہ سے قابیل نے بائیل کو قتل کیا اور حرص و لالچ نے آدم کو جنت سے نکلوا دیا۔

فائدہ نمبر (۲) ابن عباس کے اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس نے حواء کو بہکایا اور حواء نے حضرت آدم کو یہ گناہ مزین کر کے دکھائی اسی لیے حواء کو حمل اور ولادت کی مشقت اور ماہواری کی سزا میں مبتلا کر دیا گیا۔ جب حواء نے یہ خبر سنی تو چیخنے لگی۔ اس پر اللہ نے فرمایا تیری اور تیری بیٹیوں کی قسمت میں چننا ہی ہوگی۔ (المستدرک و صحیحہ الحاکم والذہبی)

اس اثر کی تائید حضرت ابو ہریرہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا، اگر حواء نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔ (صحیح البخاری رقم ۳۳۳۰)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہاں حواء کی خیانت سے مراد ممنوعہ درخت سے کھانے کو مزین کر کے دکھانا ہے۔ اب کوئی بھی عورت اپنے شوہر سے ایسی خیانت کرنے سے نہیں بچے گی (الا ماشاء اللہ)۔ اور اس میں مردوں کے لئے ایک قسم کی تسلی بھی ہے کہ عورت کی طبیعت میں ٹیڑھاپنی ہے ☆ اور مرد کو بہکانے کی صفت ان کی بڑی اماں میں بھی تھی۔ پس مرد حضرات کو چاہئے کہ ان پر نرمی کریں۔ اگر ان سے بلا قصد یا نادر طور پر غلطی ہو جائے تو ان کی زیادہ ملامت نہ کریں۔ اس میں عورتوں کو اس طرح کے کاموں کی کھلی چھٹی دینا مقصود نہیں بلکہ انہیں اپنی خواہشات کو ضبط کرنے کی انتہائی محنت کرنا چاہئے۔ (فتح الباری ۶/۵۳۳)

فائدہ نمبر: (۳) حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں اس دن کی تعیین بھی آئی ہے جس میں آدم کو جنت سے نکالا گیا،

☆ اس واقعے میں مرد کے لیے تسلی سے بڑھ کر تنبیہ ہے فرمان الہی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْصِبُوا زَكَاةَ كُمْ وَأُولَادِكُمْ وَعَدُوا لَهُم مَّا كَلُمْتُمْ فِي أَيِّ صَاحَبَةٍ مِّنْهُنَّ وَمَا يَكْفُرُوا بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ﴾ (التغابن: ۱۵۱-۱۵۳) ”ایماندارو! بے شک تمہاری جوڑوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے لیے (دشمن کا کردار ادا کرتی) ہیں پس ان سے محتاط رہو۔ اور اگر تم درگزر کرو اور نال دو اور معاف کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نہایت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے نری آزمائش ہیں اور اللہ ہی کے پاس بڑا اجر ہے۔“

فرمان نبوی ہے: (المرأة كالضلع ان اقمته کسرتھا وان استمعت بها استمعت بها وفيها عوج) (بخاری: نکاح باب ۹۷۹) باب المداراة مع النساء ح: ۵۱۸۳، ۹/۱۶۰) ”عورت پھل کی مانند ہے، اگر تو اسے سیدھی کرنے لگو تو اسے توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھاؤ تو اس کی ٹیڑھ پنی کے باوجود اس سے استفادہ کرو گے۔“

ان نصوص شرعیہ کا تقاضا یہ ہے کہ مرد کو زن مرید نہیں بننا چاہیے، بلکہ زنانہ حربوں پر مردانہ دار ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا اور ساتھ ہی صنف نازک کے ساتھ رواداری سے بھی پیش آنا چاہیے۔ (ابو محمد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدم کو پیدا کیا گیا اور اسی دن جنت میں داخل کیا گیا اور وہاں سے نکالا بھی گیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعة رقم: ۸۵۴)

فائدہ نمبر: (۴) آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا حضرت آدم کو شیطان کی دشمنی کے بارے میں متنبہ کرنے کے باوجود ان سے غلطی ہوگئی حالانکہ انبیاء علیہم السلام گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔ جمہور علمائے امت کے نزدیک انبیاء تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو لوگوں کا مقتدا بنا کر بھیجا جاتا ہے، اگر ان سے بھی گناہ سرزد ہو جائے تو ان سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ اسی لئے علماء نے اس طرح کے واقعات کو جن میں انبیاء کرام کی غلطیوں کا تذکرہ ہوا، ان کے سہو و نسیان یا اجتہادی غلطی پر محمول کیا ہے۔ پھر قابل توجہ بات یہ ہے کہ بھول چوک کی غلطی بھی ان کے ذاتی افعال اور اعمال میں ہوئی ہے نہ کہ تبلیغی امور میں۔ اسی ضمن میں اللہ نے فرمایا ﴿فنسی آدم ولم نجد له عزما﴾ ”آدم بھول گئے تھے اور ہم نے اس میں (نا فرمانی کا) ارادہ نہیں پایا۔“ عصمت انبیاء کا مطلب یہ ہے کہ اگر انبیاء سے غلطی یا خطا سرزد ہو تو معاف کر دی جاتی ہے اور اگر کوئی قابل تلافی معاملہ ہو تو بذریعہ وحی اس کی تلافی کر دی جاتی ہے۔ (القرطبی، معارف القرآن، تفسیر کیلانی) مزید مسئلہ (عصمت انبیاء) کی تفصیلی بحث کے لئے تفسیر قرطبی عند قولہ تعالیٰ ﴿یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة﴾ کا مطالعہ فرمائیں۔

فائدہ: (۵) آیت مبارکہ میں ﴿اهبطوا﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کسی بلند جگہ پر واقع ہے۔ جیسا کہ ہبوط کا معنی گزر چکا ہے۔ (ابن العنیمین)

فائدہ: (۶) کیا وہ جنت جس میں آدم علیہ السلام کو داخل کیا گیا تھا وہی جنة الخلد ہے؟ اس میں علماء کے دو قول ہیں دونوں نے بہت سارے ادلہ پیش کیے ہیں، جنہیں حافظ ابن القیم نے اپنی کتاب (مفتاح دار السعادة) میں مفصلاً ذکر فرمایا ہے۔ یہاں چند سطور میں اس کی تلخیص بیان ہوگی:

پہلا قول: آخرت کی جنت وہ جنت نہیں جس سے آدم کو نکالا گیا۔ تھا ان کے دلائل میں سے درج ذیل اہم ہیں:

۱۔ اللہ نے آخرت کی جنت کو جنة الخلد، دارالقرار، دارالسلام اور دارالجزاء وغیرہ سے موسوم کیا ہے جب کہ جس جنت سے آدم کو نکالا گیا اس میں وہ آفت سے دوچار ہوئے اور وہ اس کے لئے دارالبراء بن گئی یہی جنة الخلد ہوتی تو آدم کو ابلیس کے جھوٹ سے دھوکا نہ ہوتا۔ (هل أدلک علی شجرة الخلد و ملک لایبلی)

۲۔ اللہ نے آخرت کی جنت سے تکلیف اور لغو گناہ کی نفی کی ہے۔ جب کہ آدم نے جنت میں جھوٹ کی بات سنی۔

۳۔ اگر یہی جنة الخلد ہو جو کہ انتہائی پاکیزہ جگہ ہے، تو ابلیس ملعون اور اس کا خبیث و سوسہ کیسے داخل ہوا؟

دوسرا قول: یہ قول عوام اور خواص میں مشہور ہے کہ یہ وہی جنة الخلد تھی جس کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے۔ بہت سارے سلف کی بھی یہی رائے ہے۔ ان کے دلائل میں سے بعض درج ذیل ہیں:

۱۔ حدیث شفاعت میں صراحت ہے کہ جب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس جا کر ان سے جنت کا دروازہ کھولنے کی شفاعت کے لیے نہیں گے تو آدم جواب دے گا کہ تمہیں تو صرف تمہارے باپ کی غلطی نے جنت سے نکال دی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں جنت ایک ہی ہے۔

۲۔ اسی طرح اللہ نے فرمایا (اھبطوا) جو کہ اوپر سے نیچے اترنے کو کہتے ہیں پھر فرمایا (ولکم فی الارض مستقر) اس سے معلوم ہوا کہ یہ جنت زمین میں نہیں تھی جیسا کہ پہلے قول والے کہتے ہیں۔

۳۔ (اسکن انت وزوجک الجنة) میں (الجنة) معرف بالالف واللام ہے اور جنة الخلد کے علاوہ اور کوئی معروف جنت نہیں ہے۔ اور اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ ایک مسلمہ عقیدہ بھی ہے کہ جنت اور جہنم پہلے سے تیار شدہ ہیں۔ جس کے بہت سارے ادلہ موجود ہیں۔

دوسرے قول والے پہلے قول والوں کے جواب میں کہتے ہیں کہ ان کا کہنا آخرت کی جنت جنة الخلد ہے دارالقرار والسلام اور دارالجزاء ہے، یہ سب اپنی جگہ صحیح ہے۔ لیکن یہ سب اس وقت ہوگا جب مومن قیامت کے دن اس میں داخل ہوں گے۔ لیکن اللہ نے اپنی خاص حکمت سے آدم کو جنت میں پہلے داخل کیا، پھر اس کو نکالا تاکہ اسے دوبارہ اس میں جانے کا شوق پیدا ہو۔ اور ہمارے نبی ﷺ کو بھی اسراء و معراج کے موقع پر جنت کی سیر کرائی گئی۔

۴۔ حضرت موسیٰ نے حضرت آدمؑ کو ملامت کرتے ہوئے فرمایا انت أشقی ذریعتک وأخر جتہم من الجنة اس سے مراد وہی جنة الخلد ہے۔ اگر کوئی اور ہوتی تو آدم اس وقت کہہ دیتے۔ اسی قول کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ، امام قرطبی وغیرہ نے راجح قرار دیتے ہوئے پہلے قول کی تردید کی ہے کہ پہلا قول اہل بدعت کی رائے ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے (تفسیر قرطبی عند قولہ تعالیٰ (یادم اسکن انت وزوجک الجنة)، تفسیر القاسمی، مفتاح دار السعادة ۱/ ۱۲۲، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴



من أصحاب السعير ﴿﴾ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم اسے دشمن سمجھتے رہو، وہ تو اپنے سروہ کو بلاتا ہے تاکہ سب جنبی ہو جائیں۔ اور اس نے اپنی انسانیت دشمنی کا اظہار اللہ کے سامنے اس وقت کیا جس وقت وہ ملعون ہوئے تھے اور اس نے قسمیں اٹھا کر بنی آدم کو گمراہ کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ انہوں نے بنی آدم کو گمراہ کرنے کے لیے بے شمار راستے اور طریقے اختیار کر رکھے ہیں، جیسا کہ ارشاد بانی ہے ﴿ولاتتبعوا خطوات الشیطن﴾ شیطان مختلف وسوسوں اور حملوں کی پہچان الگ ایک موضوع ہے۔ اس پر علامہ نے مستقل تصنیف کی ہے، ان میں سے مندرجہ ذیل کتابیں مشہور ہیں (اغاثۃ اللہفان من مصاید الشیطان لابن القیم اس کی تلخیص موارد الامان المنتقى من اغاثۃ اللہفان للشیخ علی حسن عبد الحمید، تلبیس ابلیس لابن الجوزی اس کی تلخیص بھی شیخ علی حسن نے کی ہے، المنتقى النفیس من تلبیس ابلیس، تلبیس ابلیس لعزالدین عبدالسلام) وغیرہ لائق مطالعہ ہیں۔

فائدہ (۸): ﴿وقلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو﴾ کی ایک تفسیر کے مطابق یہاں بائیں دشمنی سے مراد اولاد آدم کے درمیان ہے۔ اور اولاد آدم کی بائیں عداوت سے والدین کا لطف زندگی بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی معنوی اور روحانی سزا ہے۔ (معارف القرآن) اولاد آدم کے درمیان دشمنی آدم علیہ السلام کے دو صلیبی بیٹوں سے شروع ہوئی، یہاں تک قابیل نے ہابیل کو حسد کی بنیاد پر قتل کر دیا اور اس طرح بنی آدم پر حسد بڑے شیطانی حملے کی صورت اختیار کر گئی۔

فائدہ (۹): ﴿ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین﴾ سے یہ استنباط کیا جا سکتا ہے کہ انسان کی دنیاوی زندگی بسر کرنے کے لئے سب سے موزون جگہ یہی کرہ ارضی (زمین) ہے۔ جس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے ﴿فیہا تحیون و فیہا تموتون و منہا تخرجون﴾ مذکورہ نصوص کی روشنی میں ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی پر مکمل اعتماد کرنے والوں کی کوشش ناکام ہوگی جو یہ کہتے ہیں کہ انسان کسی زمانے میں کرہ ارضی چھوڑ کر کسی آسمانی سیارے پر زندگی بسر کر سکیں گے۔ (ابن العثیمین) اس کی مزید تائید خود انہی کے اعتراف سے ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ اوپر سیاروں پر رہنے کے لیے زمینی آکسیجن کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے۔

فائدہ (۱۰): ﴿ومتاع الی حین﴾ ”یعنی اس دنیا میں تمہیں صرف ایک وقت مقررہ کے لیے فائدہ اٹھانا ہوگا۔“ اس میں بشریت کی مسلمہ حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس میں کسی بھی انسان کے لیے دوام نہیں۔ جس کا فیصلہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اس وقت سنایا جب انہیں جنت سے نکالا تھا۔ یہاں سے امام ابن عطیہ ایک اور فائدے کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس میں آدم کے لئے ایک خوشخبری بھی مضمحل ہے کہ وہ دنیا میں کچھ عرصہ رہ کر دوبارہ جنت میں جائیں گے، لیکن آدم کے علاوہ دوسروں کو یہ تانا مقصود ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس کے بعد تم دار آخرت کی طرف منتقل ہوں گے۔ (ابن عطیہ)



لیکن آدم کے علاوہ تمام بشر کو بھی جنت میں جانے کے لئے آئندہ آنے والی آیتوں میں ان اصولوں اور ضوابط کی طرف اشارہ ہے جن پر چل کر انسان جنتی ہو سکتا ہے وگرنہ جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔

فائدہ (۱۱): شیخ عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر (تیسیر القرآن) میں زیر تفسیر آیت کے تحت فرشتوں اور جنات کے متعلق ایک طویل بحث کی ہے جس میں ان کے مختلف اقسام بیان کیے ہیں اور منکرین وجود ملائکہ کی خوب تردید کی ہے۔



تبصرے کی میز پر

نام مجلہ ”دعوت الہدیٰ“ (ماہنامہ) خصوصی اشاعت ”دفاع حدیث“ نمبر اپریل 2008ء صفحات: 225

ملنے کا پتہ: تیسری منزل مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث پکا قلعہ چوک حیدرآباد سندھ

قرآن کریم اور حدیث نبوی کے درمیان رشتہ جوئی دامن کا ہے۔ سنت نبوی کو مسترد کر کے بہت سارے تکالیف شرع سے جان چھڑانے کے لیے صحابہ کرام کے بعد کے دور سے آج تک نبوی پیشگوئی کے مطابق مختلف ناموں اور شکلوں میں بہت سے مکاتب فکر سرگرم عمل ہیں۔ لیکن (لکل قوعون موسیٰ) کے مصداق سنت نبوی کے دفاع میں طائفہ ناجیہ پیش پیش ہے۔

ماہنامہ دعوت الہدیٰ اپریل کا شمارہ ”دفاع حدیث نمبر“ اپنے موضوع پر خصوصی شمارہ ہے۔ جس میں حجیت حدیث پر سیر

حاصل مدلل بحث کی گئی ہے۔

اس موضوع پر مسلک الہدیٰ کی قد آور شخصیات نے قلم اٹھایا ہے۔ کتاب و سنت میں تفریق و تحریف، حدیث نبوی کا

مقام، منکرین حدیث کا رد، افکار پرویز، دفاع حدیث اور علمائے حدیث، برصغیر میں قتلہ انکار حدیث وغیرہ مضامین اپنے مدعا پر کافی وشافی ہیں۔

ایک محبت رسول ﷺ کے پاس ہر رنگ و بلو کے حامل اس خصوصی نمبر کا ہونا ضروری ہے۔ بذریعہ ڈاک منگوانے والے

اجاب صرف مبلغ = 50 روپے مٹی آرڈر کر کے ”دفاع حدیث“ نمبر کے دو نسخے حاصل کر سکتے ہیں۔

تبصرہ نگار: (عبدالرحیم روزی)